مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۱ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۴½ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہؤا۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

قادیان ۲۱ ماہ صلح۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ فالحمد للہ۔

حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کو کل رات پھر ہاتھ میں درد کی تکلیف ہو گئی ہے۔ آج قدرے افاقہ ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جلد ۳۵ | ۲۲ ماہ صلح ۱۳۲۶ ہش | ۲۸ صفر ۱۳۶۶ ھ | ۲۲ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۸

مسلمان عورتوں کو بے پردگی کی تلقین

۱۸ جنوری کو رام دیو پور (بنگال) میں پرارتھنا کے وقت تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی نے چند نہایت ہی عجیب و غریب باتیں کہی ہیں بنگال میں اتنی مدت قیام کے بعد آپ کو معلوم ہو جانا چاہیئے تھا۔ کہ ہندو مسلم یونٹی کا پرچار ایک ایسا مشن ہے۔ جو کبھی کامیاب نہ ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے۔ جہاں تک ہم سمجھتے ہیں۔ ہندو مسلم یونٹی سے آپ کا مطلب یہ ہے۔ کہ تمدن۔ مذہب اور رسم و رواج میں ہندو اور مسلمان کی ذہنیت ایک ہی بن جائے۔ جس طرح دو دھاتوں کو کٹھالی میں پگھلا کر ایک کر دیا جاتا ہے۔ یعنی ہندو مسلمان دونوں ایک ہی قوم ہو جائیں۔ باقی دنیا کو چھوڑ کر ہم ہندوستان ہی کو لیتے ہیں۔ کہ باوجود بعض قدیم و جدید بزرگوں کی بے حد کوششوں کے خود ہندوؤں کے چاروں ورن بھی اس طرح شیر و شکر نہیں ہو سکے۔ تو پھر یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ مسلمان ان سے اپنے تمدن۔ اپنے مذہب اپنے رسم و رواج میں ایک ہو جائیں۔ خود گاندھی جی بھی تجربہ کر چکے ہیں۔ کہ مسلمان آپ کی رام دھن میں شریک ہونا پسند نہیں کرتے۔ اسکی وجہ ہم نے کسی پچھلی اشاعت میں بیان کی تھی۔ اگر گاندھی جی اس پر غور فرمائیں۔ تو ان کو اور ان کے ہمخیالوں کو فائدہ ہو سکتا ہے۔ اور ان کا بہت سا وقت جو وہ ایسی ناممکن باتوں میں صرف کر رہے ہیں۔ بچ سکتا ہے۔ آپ کو یہ بات اچھی طرح سے سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ مسلمان محض خوش کرنے کے لئے بھی کسی ایسے فعل میں شریک نہیں ہو سکتے۔ جو انکی دانست میں مشرکانہ ہے۔ قرآن کریم نے شرک کو سب سے بڑا گناہ بیان کیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی توحید پر اس قدر زور دیا ہے۔ کہ کوئی مسلمان جس کو اسلام کی ذرا بھی خبر ہے۔ کبھی گاندھی جی کی باتوں میں نہیں آ سکتا۔ اس لئے یاد رکھنا چاہیئے کہ اس قسم کی وحدت کی کوششیں جس طرح پہلے ناکام ثابت ہوئیں۔ ہمیشہ ہوتی رہیں گی۔ اکبر کے عہد میں یہ کوشش بڑے طمطراق سے کی گئی تھی۔ اور اس میں بظاہر جو ذرا سی کامیابی ہوئی بھی تھی۔ تو وہ صرف درباری لوگوں تک ہی محدود رہی اور وہ بھی اس لئے کہ خود اکبر جیسے خودمختار بادشاہ نے اسکو رائج کیا تھا۔ لیکن حکومت کا دباؤ مٹتے ہی اس غیر فطری وحدت کی دھجیاں اڑ گئیں۔ اور ایک ہی خدا کے بندے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اکبر۔ ابوالفضل و فیضی وغیرہ کا بنا ہؤا تانا بانا توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔

گاندھی جی نے اس نئی تقریر میں فرمایا ہے۔

"مجھے افسوس ہے۔ کہ باوجود میرے پاس لڑکیوں کی موجودگی کے مسلمان عورتیں میرے سامنے نہیں آتیں"۔

پھر نارائن پور میں پرارتھنا کے وقت تقریر کرتے ہوئے آپنے فرمایا:۔

"میں ایک واقعہ سناتا ہوں۔ جو تھوڑی مدت ہوئی پیش آیا۔ وہ یہ ہے کہ گھر کے بڑے بوڑھے (مسلمان) چاہتے تھے کہ میں مستورات سے ملاقات کروں۔ میں نے کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ بیشک ہندو عورتیں پرارتھنا میں کثرت سے شامل ہوئیں اس لحاظ سے وہ زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ مگر ان کو اپنی مسلمان بہنوں کی امداد کرنی چاہیئے۔ اور ان کو پردے کی غلامی سے رہائی دلانی چاہیئے۔ اگر وہ اس ہمسائیگی کے فرض میں کوتاہی کرینگی۔ تو یہ ان کا قصور ہو گا"۔

پھر گاندھی جی نے کہا:۔

"ہندوستان آزادی کا خواہشمند ہے۔ لیکن اگر آبادی کا نصف حصہ مخدوش حالات میں رہے گا۔ تو جس رنگ کی آزادی لوگوں کو ملے گی۔ کبھی کامل نہیں ہو سکتی"۔

پھر گاندھی جی نے نہایت ہمدردانہ لہجہ میں حاضرین میں سے بڑے بوڑھوں کو اپیل کی۔ کہ

"پردے کے بد اثرات پر زیادہ غور کرنا چاہیئے۔ اور کم سے کم وقت میں اس سے خلاصی پا لینی چاہیئے۔ میرے خیال میں پیغمبر صاحب (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے ایسے پردہ کا حکم نہیں دیا۔ جس طرح کا مجھے دیکھنے کے موقعے حاصل ہوئے ہیں"۔

ہم اس کے سوا کیا عرض کریں۔ کہ یا تو گاندھی جی نے اسلامی پردہ کے احکام سنے ہی نہیں۔ اور یا وہ دیدہ و دانستہ مسلمان عوام کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں میں پردہ کوئی رسم و رواج کے طور پر داخل نہیں ہؤا۔ بلکہ اسکی بنیاد شریعت اسلامیہ کی جامع کتاب قرآن کریم کے محکم احکام پر ہے۔ اور یہ احکام خدا تعالیٰ کے احکام ہیں۔ نہ کہ کسی انسان کے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو کچھ وحی کے ذریعہ اللہ تعالےٰ سے علم پایا۔ وہ من و عن لوگوں کو سنا دیا۔ اپنی طرف سے اس میں کچھ زیادہ نہیں کیا۔ قرآن کریم میں جو پردے کے احکام بیان ہوئے ہیں۔ ان کا مطالعہ کریں۔ تو ان سے یہ صاف معلوم ہو گا۔ کہ جس قسم کی بے پردگی ہندو عورتوں میں رائج ہے۔ اور اب مغرب کی تقلید میں جس طرف یہ رو چل رہی ہے۔ نہ صرف یہ کہ ایک مسلمان عورت کے لئے وہ جائز ہی نہیں ہے۔ بلکہ نہایت بے شرمی اور بے عزتی کی بات ہے۔ اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ کہ عورت خواہ جوان ہو یا بوڑھی بے تحاشا غیر مردوں کے ساتھ میل جول رکھے۔ اور کھلم کھلا ہندو اور مغربی عورتوں کی طرح بازاروں کوچوں۔ سیر گاہوں میں اپنی زینت کی نمائش کرتی پھرے۔

باقی رہے پردے کے نقصانات۔ تو یہ محض خیالی باتیں ہیں۔ اسلامی تاریخ شاہد ہے۔ کہ مسلمانوں نے تقریباً ہزار بارہ سو سال تمام معلومہ دنیا پر حکومت فائقہ کے طور پر اپنا تسلط قائم رکھا ہے۔ اور اس دوران میں نہایت سختی سے پردے کی پابندی بھی کی ہے۔ اور موجودہ نئی دنیا کی بنیاد انہی مسلمانوں نے رکھی تھی۔ جنہوں نے احکام پردہ کی کبھی خلاف ورزی نہیں کی۔ کتنی حیرت ہے۔ کہ زمانے کے رسم و رواج گاندھی جیسے اتنے بڑے آدمی پر بھی اثر انداز ہونے سے نہیں رہ سکے۔ جو ایک طرف تو چرخہ کاتنے میں ہندوستان کی نجات سمجھتا ہے۔ اور دوسری طرف مغربیت کی اس قدر دلدادگی کہ ہندو عورتوں کو تلقین کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی مسلمان بہنوں کو بھی وہی بے پردگی اور بے شرمی سکھائیں۔ جس کی وہ خود شکار ہو چکی ہیں۔ اور ہو رہی ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

یہ نہیں کہ گاندھی جی کو ان بد نتائج کا علم نہیں جو اس بے پردگی کی وجہ سے ہندوستانیوں میں پیدا ہو چکے ہیں۔ لاہور کی دیوالی کے واقعات آپ کو بھولے نہیں ہوں گے۔ اور نہ آپ کو خود اپنے ذاتی ماحول کے واقعات فراموش ہونے چاہئیں۔ یہ سب برکات بے پردگی کی ہی ہیں۔ پھر مغربی دنیا کے نظارے بھی دیکھے اور تذکرے سنے ہوں گے۔

بہر حال ہندو ہونے کے باوجود اگر گاندھی جی کے خیالات پردے کے متعلق اس قسم کے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے اپنی تقریر میں بیان کئے ہیں اور جیسا کہ بعض آپ کی تصاویر سے بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ جن میں آپ عورتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر سفر کرتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ تو ہماری عرض ہے کہ آپ ہندوؤں اور مسلمانوں کی تہذیبی وحدت تو کیا اتحاد کا بھی خیال اپنے دل سے نکال دیں۔ کیونکہ ایسی باتیں باغیرت مسلمان ہرگز نہیں سنیں گے خواہ وہ کتنے ہی کانگرسی کیوں نہ ہو جائیں۔

بیشک آج ہندوؤں اور مغربی عورتوں کی دیکھا دیکھی بعض تعلیم یافتہ مسلمان عورتیں بھی پردے کی چاردیواری پھاند کر منظر عام پر مصروف نمائش ہیں۔ مگر نہ تو یہ بات مستحسن ہے اور نہ عام مسلمان عورتوں کو بے پردگی کی تلقین کرنے کی یہ کوئی دلیل ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اسلام پردہ کا حامی ہی نہیں بلکہ بے پردگی کو نہایت مذموم خیال کرتا ہے۔ اور اس کو بداخلاقی اور بدمعاشی کی اساسی اینٹ سمجھتا ہے۔

چل مگر سنبھل کے چل

میں نے کب کہا نہ چل چل مگر سنبھل کے چل — پاؤں جائیگا پھسل مت اچھل اچھل کے چل

پیس دے گی ایک دن گردشِ فلک تجھے — مال کے غرور میں دل نہ یوں مسل کے چل

آسمان گر پڑا؟ یا زمین پھٹ گئی؟ — بس نہ یوں اکڑ اکڑ اور مچل مچل کے چل

عقل کا جو جال ہے تو نے یہ بُنا ہوا — آپ اپنے جال سے ایک پل نکل کے چل

منزلیں بدل گئیں راستے بدل گئے — تیری چال ہے وہی چال اب بدل کے چل

یہ ہے عشق کا سفر مشکلات سے نہ ڈر — اس کی امید کو پاؤں میں کچل کے چل

راہ میں قفس بھی ہیں خاک و خار و خس بھی ہیں

خانماں جلا کے چل آگ بن کے جل کے چل

تنویر

”دیانت داری بڑا جوہر ہے اسے قائم رکھیں“

چوہدری محمد احمد صاحب حوالدار کوارٹر ماسٹر ابن چوہدری فضل احمد صاحب ڈی۔ آئی سکولز اپنے آقا کے حضور لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانات اور مجھے معجزات دکھائے ہیں۔ کہ ایک نیا آدمی ان کو سن کر احمدیت قبول کر سکتا ہے۔ یہ حقیقت خدا میں نے اپنے فرض منصبی کو دیانت داری سے پورا کرنے کی پوری کوشش کی ہے باوجودیکہ بعض افسروں نے مخالفت بھی کی کہ میں اس سے باز رہوں۔ اور میری مذہبی مخالفت بھی سخت تر ہو گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی۔ کئی دفعہ میری جان بچی۔ کئی دفعہ میری عزت بچی۔ یہ سب اس کے احسانات ہیں جن کا شمار کرنا میری طاقت سے باہر ہے۔ اور یہ محض حضور کی دعاؤں کا اثر اور احمدیت کی برکات کا موجب ہے۔

میرے آقا آج میرے دل میں رشک پیدا ہوا کہ میں کیوں دوسروں کے پیچھے رہوں۔ پس تحریک جدید کے تیرھویں سال کا چندہ میں بڑھاتا ہوں۔ میں نے تیرھویں سال کے لئے اس ماہ چالیس روپے ارسال کئے تھے۔ اور دس روپیہ اور بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر آج ایک اخبار الفضل کا پرچہ میری نظر سے گذرا جس میں ایک لیس نائیک حوالدار کی طرف سے تین سو روپیہ یا اس سے کم دیش ادا کرنے کا لکھا تھا۔ میرے دل میں آیا کہ میں کیوں پیچھے رہوں۔ اللہ تعالیٰ نے صدیوں کے بعد یہ صحابہؓ کی سی قربانیوں کا موقعہ خدا کے مصلح موعود کے بابرکت زمانہ میں جماعت احمدیہ کو عطا فرمایا ہے۔ لہٰذا میں ان کے وعدے سے پچاس روپیہ زیادہ کرتا ہوں حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ جلد از جلد ادا کر سکوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قلم مبارک سے ”۲۵۰“ کی رقم لکھ کر جزاکم اللہ احسن الجزا اور دیانت داری بڑا جوہر ہے اسے قائم رکھیں“ رقم فرمایا

پس دفتر اول کے تیرھویں سال کا وعدہ کرنے والے جن کا ایمان و اخلاص کہہ رہا ہے کہ میرا وعدہ حقیقی قربانی پر مشتمل نہیں وہ اب اضافہ فرمائیں۔ اور دفتر دوم کے سال سوم کا وعدہ کرنے والے ایک ماہ کی آمد کے نصف حصہ پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ جس قدر زیادہ ہو قربانی کریں۔ کیونکہ دین کو ضرورت ہے۔ مگر یہ بھی یاد رہے کہ وعدوں کی فہرستیں ۱۰ فروری تک پہنچ جائیں۔ وکیل المال

ایک اور مجاہد احمدیت کی انگلستان کو روانگی

جناب چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی کا الوداع

قادیان ۲۱ ماہ صلح۔ آج تین بجے کی گاڑی سے جناب چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی تبلیغی مقاصد کے پیش نظر انگلستان روانہ ہو گئے۔ اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر بہت سے احباب موجود تھے۔ جنہوں نے چوہدری صاحب کے گلے میں ہار ڈالے۔ اور مصافحہ و معانقہ کا شرف حاصل کر کے نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان انہیں رخصت کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیریت سے منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔ اور آپ کے وجود کو اشاعت احمدیت کا موجب بنائے۔ آمین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

تحریک جدید کے مجاہدین اور جماعتیں فوری توجہ فرمائیں!

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے نئے وعدہ کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ فروری قریب آ رہی ہے۔ اس لئے جن احباب اور جماعتوں کی طرف سے تا حال وعدے نہیں بھجوائے گئے وہ فوراً وعدے بھجوا دیں۔

ضلع ڈیرہ غازیخاں کے شمالی حلقہ میں پنجاب اسمبلی کے انتخابات کا نتیجہ

ضلع ڈیرہ غازیخاں کے شمالی حلقہ میں پنجاب اسمبلی کے انتخابات ہوئے ہیں۔ اس انتخاب میں ممبران جماعت احمدیہ نے عطا محمد صاحب بزدار کے حق میں ووٹ دئیے۔ اور تمام جائز ذرائع سے ان کی امداد کی گئی۔ چنانچہ یہ اطلاع خوشی کا موجب ہے کہ موصوف ۱۱۶۲ زیادہ ووٹ حاصل کر کے کامیاب ہوئے ہیں۔ جماعت نے اس امر میں جس متحدہ تعاون سے مدد کی ہے وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی کا باعث ہے۔ امید ہے کہ دیگر جماعتیں بھی اسی طرح نیک نمونہ سے اپنی طاقت کو بہترین مفاد میں یکجہتی کے ساتھ ہمیشہ صرف کریں گی۔ ہمارے اتحاد میں ہی ہماری کامیابی کا راز ہے۔

ناظر امور خارجہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

پردھان آریہ پراونشک پرتی ندھی سبھا کی خطرناک غلط بیانی

ازالہ اوہام میں قرآن شریف کے متعلق کیا لکھا ہے؟

مہاشہ خوشحال چند جی پردھان آریہ پراونشک پرتی ندھی سبھا نے ستیارتھ پرکاش کے متعلق دفاع کرتے ہوئے ایک نہایت خطرناک غلط بیانی کی ہے۔ وہ عام مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:۔

"قادیانیوں کے نبی حضرت میرزا غلام احمدؐ سورگباشی نے ۱۳۰۸ھ میں اپنی تصنیف ازالہ اوہام میں قرآن شریف کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ کیا سوامی جی نے اس سے بھی زیادہ کچھ لکھا ہے؟"

(آریہ گزٹ ۱۲ جنوری ۴۷ء صفحہ ۳)

مہاشہ جی کا یہ بیان نہ صرف غلط جہالت پر مبنی اور شر انگیز ہے۔ بلکہ اس سے بعض غیر احمدی علماء کی اس بہتان تراشی کا گندہ ترین اثر بھی نمایاں ہوتا ہے۔ جو انہوں نے محض عوام مسلمانوں کو برانگیختہ کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اختیار کی تھی۔ مہاشہ خوشحال چند نے غالباً کتاب ازالہ اوہام کبھی نہیں پڑھی ورنہ وہ اس قسم کی بے باکانہ بات نہ کہہ سکتے۔ کہاں سوامی دیانند جی کے وہ غلط اور خلاف واقعہ اعتراضات جو انہوں نے قرآن مجید پر کئے ہیں۔ جن سے ستیارتھ پرکاش کا چودھواں سمولاس بھرا پڑا ہے۔ اور کہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ عاشقانہ اور عقیدتمندانہ تصریحات جو آپ نے مختلف کتابوں بالخصوص ازالہ اوہام میں قرآن پاک کے بارے میں درج کی ہیں۔ ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

میں مہاشہ خوشحال چند جی کی غلط بیانی کی وضاحت کے لئے محض کتاب ازالہ اوہام کے بیسیوں اقتباسات میں سے صرف چار اقتباس درج ذیل کرتا ہوں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ میرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

(۱) "اے بھائیو! میں کوئی نیا دین یا نئی تعلیم لیکر نہیں آیا۔ بلکہ میں بھی تم میں سے اور تمہاری طرح ایک مسلمان ہوں۔ اور ہم مسلمانوں کے لئے بجز قرآن شریف کے اور کوئی دوسری کتاب نہیں۔ جس پر عمل کریں یا عمل کرنے کے لئے دوسروں کو ہدایت دیں۔ اور بجز جناب ختم المرسلین احمدؐ عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اور کوئی ہمارے لئے ہادی اور مقتدا نہیں۔ جس کی پیروی ہم کریں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۷۶ طبع دوم)

(۲) "ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شعشہ یا نقطہ اسکی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیلی یا تغییر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۰-۶۱)

(۳) "قرآن کریم کی جیسا کہ اسکی بلاغت و فصاحت و حقائق و معارف کی رو سے کوئی چیز مثل نہیں ٹھہر سکتی۔ ایسا ہی اسکی صحت کاملہ اور محفوظیت اور لاریب فیہ ہونے میں کوئی چیز اسکی مثیل نہیں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۸۳)

(۴) اے بندگانِ خدا یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے۔ جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے۔ اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے۔ یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے۔ اسکی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ کوئی شخص برہمو ہو یا بدھ مذہب والا یا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا۔ جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۰)

یہ چاروں عبارتیں نہایت واضح اور روشن ہیں۔ کیا پنڈت دیانند جی نے قرآن مجید کے متعلق ایسے ہی پاکیزہ خیالات کا اظہار کیا ہے؟ اور اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو مہاشہ خوشحال چند ایسے ذمہ دار آریہ سماجی پردھان کا ایسی غیر ذمہ دارانہ اور خلاف واقعہ بات کہنا کیونکر روا ہو سکتا ہے؟ اگر آریہ سماج یہ تسلیم کر لے۔ کہ جو عقائد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کے متعلق بیان کئے ہیں۔ وہی عقائد سوامی دیانند جی اور آریہ سماجیوں کے ہیں۔ تو سارا جھگڑا ہی ختم ہو جاتا ہے۔ جب ایسا نہیں ہے۔ تو عام آریہ سماجیوں یا ان کے پردھانوں کو غلط بیانی کرنے سے کیا فائدہ؟ کیا اب بھی مہاشہ خوشحال چند جی اپنی غلط بیانی کی تردید کریں گے؟

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

مرکزِ تنظیم کی مخلصانہ دعوت قبول

مہتمم صاحب مرکزِ تنظیم اہل سنت لاہور نے زمیندار ۱۲ جنوری میں ایڈیٹر صاحب الفضل اور تمام اکابر و علماء قادیان کو مخلصانہ دعوت دی ہے۔ کہ "آپ ایک نئی نبوت کے پلیٹ فارم کے بجائے پرانی نبوت کی سٹیج پر آ کر صحیح اسلام کی خدمت سرانجام دیں۔" جس سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ قادیان کو چھوڑ کر مرکزِ تنظیم میں شامل ہو جائیں۔ حالانکہ مہتمم صاحب مذکور کو بھی معلوم ہے۔ کہ اہلِ قادیان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

میرے محترم! اکابر و علماء قادیان تو کجا میں ان کی خاک پا کی بھی ہمسری نہیں کر سکتا۔ مگر تاہم خادمِ احمدیت اور اسیر قادیان ہونے کی حیثیت سے آپ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے بایں الفاظ ملتمس ہوں کہ ادنیٰ چیز کو اعلیٰ کی خاطر تو قربان کیا جا سکتا ہے۔ مگر اعلیٰ کو ادنےٰ کے لئے قربان کرنا ایک امر محال ہے۔ اور یہ چیز تو آپ کو بھی مسلم ہے۔ کہ آج تک مسلمانوں کا کوئی مرکز نہ تھا۔ ادارہ نہ تھا اور نہ ہی اسلام کی طرف آنے والوں کے استقبال کا کوئی انتظام تھا۔ مگر اس کے مقابل قادیان ایک ایسی جگہ ہے۔ جو تمام دنیا کے احمدیوں کا واحد مرکز ہے۔ لاکھوں لاکھ انسان ہر گوشہ عالم میں اپنے پیارے امام کے ادنیٰ اشارے پر جان دینے کے لئے محوِ انتظار ہیں۔ اور قادیان ہی ایک ایسا مقام ہے۔ جہاں نہ صرف ہر اس شخص کے لئے جو اسلام میں آئے استقبال کا انتظام ہے۔ بلکہ دنیا کے ہر انسان کو اسلام میں لانے کا بھی انتظام ہے۔ غالباً آپ کو میری اس بات سے اختلاف نہ ہوگا۔ کہ آج جس رنگ میں جماعت احمدیہ اسلام کی خدمت بجا لا رہی ہے۔ دوسری تمام دنیا کے مسلمان اس کا عشر عشیر بھی کام نہیں کر رہے۔ بیسیوں سرفروش مجاہد اپنے پیارے اور مطاع امام کے حکم کے ماتحت مشرق و مغرب میں پھیل چکے ہیں۔ وہ بھوکے اور پیاسے رہتے ہیں۔ درختوں کے پتے کھا کر پیٹ بھرتے ہیں۔ انہیں قتل کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ مگر وہ خدا کے بندے وطن سے دور۔ خویش و اقارب سے دور سینکڑوں میل پیدل سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے خدائے واحد اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے اپنی جانیں لڑاتے چلے جا رہے ہیں۔ آپ کو جو شکوہ ہے۔ تو یہ ہے کہ ہم نئے پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر یہ خدمت کیوں بجا لا رہے ہیں۔ سو میرے محترم آپ کو غلط فہمی ہوئی۔ پلیٹ فارم وہی ہے ہاں وہ ہم لوگوں کی غفلت اور کوتاہی کے باعث غیروں کی ٹھوکروں سے ٹوٹ پھوٹ کر بوسیدہ ہو چکا تھا۔ مرزا صاحب علیہ السلام نے تو صرف دوبارہ اسے کیل کانٹے سے درست کیا۔ اور خود آپ کی کامیابی ہی اس پر کافی گواہ ہے۔ کہ پلیٹ فارم نہیں بدلا۔ ورنہ بصورتِ دیگران کو یہ کامیابی حاصل نہ ہوتی۔

پس اصل چیز تو کام کرنا ہے۔ محض مرکز بنانا ادارے قائم کرنا یا آنے والوں کا استقبال کرنا ایک معمولی بات ہے کیا آپ لاہور میں بیٹھے یہ خیال کر سکتے ہیں۔ کہ وہ مغرب جس کی کشتیٔ ایماں دہریت کے بحرِ ذخار میں ڈگمگا رہی ہے۔ وہ آپ کے مرکز بنانے اور ادارہ قائم کرنے پار ہو جائیگی۔ اور وہ سب کے سب آپ کے خیالی استقبال کا سودا لئے ہوئے پروانہ وار مرکزِ تنظیم میں آنے شروع ہو جائیں گے۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ وہ مغرب جو خدا سے دور مذہب سے دور بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ انسانیت سے بھی کوسوں دور ہے آپ کی اس کوشش سے کب متاثر ہو سکتا ہے۔ اس تک تو آپ کی ہوا بھی نہیں پہنچی۔ ہاں اگر ہمیں دعوت دینی ہے۔ تو دنیا میں تبلیغی مشن قائم کرو۔ اسلام اور اسکی تعلیم کو دنیا میں پھیلاؤ۔ خدائے قدوس اور اس کے پیارے رسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پرچم دنیا میں لہرانے کے لئے کچھ کر کے دکھاؤ۔ اور احمدیت سے آگے بڑھو۔ پھر تمہارا حق ہے کہ اعلیٰ کی خاطر ادنیٰ کو چھوڑنے کی ہمیں دعوت دو۔

مگر یاد رکھو۔ کہ تم ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔ اور نہ کر سکو گے۔ کہ احمدیت خدائے ذوالجلال کی کھڑی کی ہوئی ہے اور آج اسی کے آئینہ میں ہی وہ یارِ ازل کا جلوہ کناں ہے۔ تم ہزار کوشش اس کے مٹانے کی کرو۔ مگر خدا کے پیارے محمود ایدہ اللہ الودود فداہ امی و ابی کا یہ شعر تمہاری ناکامی و نامرادی پر مہر ہوگا کہ:

جلوۂ یار سے کچھ کھیل نہیں اہرمن کا

زمین کے کناروں تک

جماعت احمدیہ اور انگلستان

لنڈن مشن کی مساعی

رپورٹ ماہ نومبر ۱۹۴۶ء - از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مجاہد اسلام لنڈن

نومبر کا مہینہ بھی بعض خاص واقعات کے وجود میں آنے کی وجہ سے اپنے اندر ایک اہمیت رکھتا ہے۔ جس کثرت سے انگلستان کے پریس میں اس ایک ماہ کے دوران میں چرچا ہوا ہے۔ اس رنگ کی مثال گذشتہ مہینوں میں اتنی عام نہیں۔ اس کے متعلق کسی قدر تفصیل اشاعت کے لئے قبل ازیں الفضل کو ارسال کی جا چکی ہے جو امید ہے قارئین کے لئے دلچسپی کا موجب ہوئی ہو گی۔ اس موقعہ پر اختصار کے ساتھ صرف اسقدر تحریر کرنا کافی ہے کہ متعدد نمائندگان پریس نے مختلف اوقات میں مسجد آکر محترم جناب امام صاحب سے ملاقات کی۔ ریڈیو ایسوسی ایشن کے نمائندہ کے لئے The Singing of Janas ٹکٹ جو شہر میں کسی جگہ تقسیم ہو رہے تھے اسے ملا اس کے لئے محرک ہوا کہ وہ مسجد آئے۔ سنٹرل آفس آف انفارمیشن کا ایک نمائندہ ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کے اجلاس میں تقریر کے بعد کی ڈسکشن میں محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب کی تقریر سے متاثر ہو کر ان سے ملا۔ اور ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ اس کے علاوہ "سٹار" اور ایوننگ سٹنڈرڈ کے نمائندگان بھی ملنے آئے۔ اور اپنے اپنے اخبار میں احمدیہ جماعت اور مسجد کے متعلق نوٹ شائع کئے۔ نیوز کرانیکل نے محترم چوہدری صاحب کا فوٹو دیتے ہوئے ایک لمبا بیان بھی ساتھ تحریر کیا۔ برسٹل ایوننگ پوسٹ کے نمائندہ نے تفصیلی حالات پہلے فون پر دریافت کئے اور پھر مسٹر آرچرڈ کی فوٹو لینے کے لئے اپنے فوٹوگرافر کو بھیجا جسے اخبار میں شائع کرتے ہوئے سلسلہ کے بعض دیگر کوائف بھی درج کئے۔ اسی طرح لنڈن ایکسپریس اور ایوننگ نیوز میں بھی ہمارے متعلق خبر شائع ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ یہاں کے پریس کے ذریعہ ہمارے خیالات اور حالات لوگوں تک پہنچا رہا ہے ورنہ اگر دوسرے رنگ میں ان خیالات کو پھیلانا پڑے تو اس کے لئے اتنے روپے کی ضرورت ہے جو اس وقت ہماری طاقت میں نہیں۔

تقسیم لٹریچر

یہ کام بعض دفعہ موسم کی خرابی کی وجہ سے تعویق میں پڑ جاتا رہا۔ مگر تاہم یہی کوشش رہی کہ ہفتہ وار ایک دن خاص طور پر یوم التبلیغ کے رنگ میں منایا جائے اور دور نزدیک مختلف علاقوں میں ٹریکٹ وغیرہ تقسیم کئے جائیں۔ چنانچہ خداتعالیٰ نے اس پروگرام میں بھی کامیابی ہی دی ہے۔ لنڈن کے سترہ ۱۷ مختلف مقامات پر کوئی ۶½ ہزار کی تعداد میں پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ اس دوران میں ایک خاص موقعہ فتح کے دن کی یادگار پیدا ہوا۔ جس سے پورا فائدہ اٹھایا۔ لنڈن شہر اور انگلستان کے دیگر علاقوں کے لوگ اس تقریب پر جمع تھے۔ جن تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اس کے علاوہ مضافات لنڈن میں بھی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ ان علاقوں میں سے Hampton Court اور Richmond خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ہائیڈ پارک کے پروگرام میں اکثر اوقات موسم کی خرابی حائل رہی۔ صرف ایک دفعہ باقاعدہ طور پر وہاں جا کر تبلیغ کا موقعہ مل سکا۔

مسجد میں آنے والے احباب

حلقہ پریس میں متعدد بار جماعت کا ذکر آنے کا ایک لازمی نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے کہ لوگوں کے اندر یہ جستجو پیدا ہوتی ہے کہ وہ خود جا کر اس مشن کو دیکھیں۔ اور اس کا جائزہ لیں چنانچہ ساٹھ ستر کے قریب احباب عرصہ زیر رپورٹ میں مسجد تشریف لائے۔ جن سے گفتگو ہوئی۔ انہیں لٹریچر دیا۔ اور خاطر تواضع بھی کی۔ کیپٹن جانسن Prisoners of War Directorate جنہوں نے ہمارے جرمن احمدی کنزا کے معاملہ میں ہمیں بڑی مدد دی۔ اور پورا تعاون کیا۔ ملاقات کے لئے آئے۔ اب کنزا کے لنڈن میں تبدیل ہونے اور انہیں مسجد آنے کی اجازت دینے میں انہیں بڑا دخل ہے۔ دوران گفتگو میں ان سے جرمنی کے متعلق بعض تفصیلی مفید معلومات بھی دریافت ہوئے۔

ڈاکٹر مسز ٹیا بوس جو ہالینڈ سے مین اور بی بی سی سے براڈکاسٹ کرتی ہیں۔ ملاقات کے لئے تشریف لائیں۔ مسٹر سمارٹ پریذیڈنٹ سٹوڈنٹس یونین سکول آف اورینٹل سٹڈیز (لنڈن) اور سائپرس کے ایک دوست مسٹر شاکر بھی مسجد تشریف لائے۔ ان سب تمام خاص خاص احباب کی آمد پر ان کی خاطر و مدارات کے سلسلہ میں بیگم چوہدری مشتاق احمد صاحب کی مساعی قابل شکریہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔

مختلف سوسائٹیز سے تعلقات

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف سوسائٹیز کی طرف سے ان کے اجلاس میں شمولیت کے لئے دعوت نامے موصول ہوئے۔ جن کے متعلق کوشش تو یہی تھی کہ ان تمام سوسائٹیز میں شرکت کی جائے۔ مگر بعض اوقات دیگر تبلیغی پروگرام اور مصروفیات کی بنا پر اسے پورا نہ کیا جا سکا۔ مگر تاہم ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن۔ پٹنی لٹریری سوسائٹی۔ واندزورتھ لبرل سوسائٹی۔ فیڈرل یونین رائل انڈیا ایسوسی ایشن۔ اسلامک کلچر سنٹر، لبرل ریلی۔ کرسچین ریلیجس سوسائٹی اور بعض اور چھوٹی چھوٹی مجالس میں بھی شرکت کی۔ ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن میں ایک دفعہ ہندوستان کے موجودہ دستور اساسی کی ترتیب کے متعلق لیکچر تھا۔ جس کے بعد ڈسکشن میں محترم چوہدری صاحب نے بھی حصہ لیا۔ پٹنی لٹریری سوسائٹی میں مسٹر جی۔ ڈبلیو۔ ڈاسن سابق چیف پبلسٹی آفیسر ریلوے بورڈ گورنمنٹ آف انڈیا نے ہندوستان کے حالات پر تقریر کی جس میں بعض ایسی باتوں کو بھی غلط طور پر یا غلط فہمی کی بنا پر ہند کی طرف منسوب کیا جس سے ہمارے مفاد کو نقصان پہنچتا تھا۔ چنانچہ لیکچر کے بعد ڈسکشن کے دوران میں برادرم چوہدری ظہور احمد صاحب نے متعدد مواقع پر پبلک کی ان غلط فہمیوں کا ازالہ کر کے انہیں حقیقت حال سے آگاہ کیا۔ اجلاس کے بعد جب لیکچرار سے ملنے کا موقعہ ملا تو اس نے برادرم موصوف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خواہش ظاہر کی کہ وہ کسی وقت ان کے ساتھ جا کے میں شامل ہوں۔ چنانچہ پھر بذریعہ خط اس نے چائے پر مدعو کیا۔

انڈین کلچرل یونیٹی لیگ نے ایک کانفرنس کا انتظام کیا تھا جس میں تقاریر کا موضوع ہندوستان کے اتحاد کا مسئلہ تھا۔ اس میں ہمارے مشن کے تمام ممبران کو لیگ والوں نے مدعو کیا۔ اور ڈنر کی دعوت دی۔ اس موقعہ پر محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب نے جماعت کا نقطہ نظر وضاحت سے پیش کرتے ہوئے حضور کی یوم پیشوایان مذاہب کی تجویز حاضرین کے سامنے پیش کی۔ جس کو کانفرنس کے ارکان نے بہت سراہا۔

تقاریب مسجد

شروع ماہ نومبر میں افریقہ کے چیفس کی آمد کا ذکر الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں آچکا ہے اس کے بعد چار پانچ روز عید کی مصروفیات رہیں۔ وسیع پیمانہ پر احباب کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی کیا گیا۔ جو بفضلہ تعالیٰ بڑے سکون اور کامیابی کے ساتھ انجام پایا۔ مؤرخہ ۲۷ کو فرینڈشپ لیگ کے چودہ ممبران طے شدہ پروگرام کے مطابق ۸ بجے شب تشریف لائے دیر تک سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ پھر ان کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ اور مناسب لٹریچر بھی انہیں دیا گیا۔ جس کو بڑے شوق سے انہوں نے قبول کیا۔

ان تقاریب کے علاوہ مشن ہاؤس میں اپنے طور پر تقاریر اور میٹنگوں کا سلسلہ بھی ایک حد تک جاری رہا۔

خط و کتابت و ترسیل لٹریچر

خط و کتابت مشن کے کام کا ایک اہم حصہ ہوتا ہے جس کی مصروفیت کم و بیش روزانہ ہی رہی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۸۰ خطوط مشن کی طرف سے روانہ کئے گئے اور ۶۳ کی تعداد میں سلسلہ کی کتب مختلف افراد تک پہنچائی گئیں۔ جن کا بیشتر حصہ بذریعہ ڈاک ارسال ہوا۔ اور پھر فون پر جن احباب سے تبادلہ خیالات ہوا وہ اس کے علاوہ ہیں۔

لنڈن شہر کے حالات کے لحاظ سے ٹیلیفون کا سلسلہ بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ فون کا استعمال جہاں ڈاک کی نسبت کم خرچ ہے وہاں وقت کی بچت کا سوال اس سے بھی اہم ہے۔ اس لئے عام طور پر خطوط کی نسبت کہیں زیادہ فون کا استعمال عمل میں آتا ہے۔

زیر تبلیغ افراد میں سے خاص طور پر قابل ذکر ایک مارکوئیس (لارڈ) بھی ہیں جو ہمارے لٹریچر کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ وہ تعصب مذہبی سے بالاتر ہو کر اسلام کے متعلق تحقیق کریں۔ خدا تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے۔

ذکر حبیب علیہ السلام

تمثیلات مسیح موعودؑ!

۲۶، دسمبر ۱۹۴۶ء جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے جو تقریر فرمائی۔ اس کی پانچویں قسط درج ذیل کی جاتی ہے:-

مومن پر مصیبت کی تمثیل

فرمایا "جس قدر انسان عالی ہمت اور صابر ہوتا ہے اسی قدر تکالیف سے آزمایا جاتا ہے۔ بیگانہ جس میں زہر کا تخم ہے اس لائق ہرگز نہیں ہوتا۔ کہ خدا تعالیٰ اس کو ایسے ابتلا میں ڈالے۔ جس میں صادقوں کو ڈالتا ہے۔ سو مبارک وہی ہیں۔ جن کو خدا درجات عطا کرنے کے لئے دنیا کی تلخیوں کا کچھ مزہ چکھاتا ہے۔ دنیا کی حالت یکساں نہیں رہتی۔ جس طرح دن گذر جاتا ہے۔ آخر رات بھی اسی طرح گذر جاتی ہے۔ سو جو شخص خدا تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتا ہے۔ وہ مصیبت کی رات کو ایسے کاٹتا ہے۔ جیسے کوئی سونے کی حالت میں رات کو کاٹتا ہے۔ اگر پروردگار ایمان کو بچائے رکھے تو مصیبت کچھ چیز نہیں لیکن اگر مصیبت کچھ لمبی ہو۔ اور مدد منقطع ہو جائے تو نعوذ باللہ من ذالک

عمل صالح کی تمثیل

فرمایا۔ زیادہ تر اس بات میں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ کسی طرح مولیٰ کریم راضی ہو جائے۔ ہر ایک سعادت اس کی رضا سے حاصل ہو جاتی ہے۔ دنیا میں جو کچھ انسان رسوم کے طور پر کرتا ہے۔ وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ مگر جو کچھ مرضات اللہ کے حاصل کرنے کے لئے صدق قدم سے کیا جاتا ہے۔ وہ عمل صالح ہے۔ جس کی انسان کو ضرورت ہے۔ عمل صالح بڑی نعمت ہے۔ خداوند کریم عمل صالح سے راضی ہو جاتا ہے۔ اور قرب حضرت احدیت حاصل ہوتا ہے۔ مگر جس طرح شراب کے آخری گھونٹ میں نشہ ہوتا ہے۔ اسی طرح عمل صالح کے برکات اس کے آخری جز میں مخفی ہوتے ہیں۔ جو شخص آخر تک پہنچتا ہے۔ اور عمل صالح کو اپنے کمال تک پہنچاتا ہے۔ وہ اُن برکات سے متمتع ہو جاتا ہے لیکن جو شخص درمیان سے عمل صالح کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کو اپنے کمال مطلوب تک نہیں پہنچاتا وہ اُن برکات سے محروم رہ جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ باوجود اس کے کہ کچھ عمل صالح بجا لاتے ہیں مگر برکات اُن اعمال کے اُن میں نمایاں نہیں ہوتے کیونکہ جب تک کوئی میوہ خام ہے۔ وہ پختہ اور رسیدہ میوہ کی لذت نہیں بخش سکتا۔ سب برکتیں کمال میں ہیں۔ اور عمل ناتمام میں کوئی برکت نہیں۔ بلکہ بسا اوقات ناقص العمل انسان کا پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے۔ اور اُن لوگوں میں جا ملتا ہے۔ کہ جو خسر الدنیا والاخرۃ ہیں۔ سو حقیقی طور پر عمل صالح اس عمل کو کہا جاتا ہے کہ جو ہر ایک قسم کے فساد سے محفوظ رہ کر اپنے کمال کو پہنچ جائے۔ اور اپنے کمال تک کسی عمل صالح کا پہنچنا اس بات پر موقوف ہے۔ کہ عامل کی ایسی نیت صالح ہو۔ کہ جس میں بجز حق ربوبیت بجا لانے کے کوئی اور غرض مخفی نہ ہو۔ یعنی صرف اس کے دل میں یہ ہو۔ کہ وہ اپنے رب کی اطاعت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور گو اطاعت بجا لانے پر ثواب مترتب یا عذاب مترتب ہو۔ اور گو اس کا نتیجہ آرام اور راحت ہو یا نکبت اور عقوبت ہو۔ لیکن بہر حال وہ اپنے مالک کی اطاعت میں رہیگا۔ کیونکہ وہ بندہ ہے۔ پس جو شخص اس اصول پر خدائی عبادت کرتا ہے۔ وہ اس راہ کی آفات سے امن میں ہے۔ اور امید ہے۔ کہ اس پر فضل ہو۔ لیکن اسے لازم ہے۔ کہ کسی امید پر بنیاد نہ رکھے۔ اور اطاعت اور عبودیت کو ایک حق ربوبیت کا سمجھے۔ کہ جو بہر حال ادا کرنا ہے۔ اور عمر گرمی سے خدمت میں لگا رہے اور اپنی کار گذاری اور خدمت کو کچھ چیز نہ سمجھے۔ اور مولیٰ کریم پر احسان خیال نہ کرے۔ دنیا مزرعہ آخرت ہے۔ اور فارغ باشی کچھ چیز نہیں۔ وہی لوگ مبارک ہیں۔ کہ جو دن رات اپنے زور سے اپنے اخلاص سے۔ اپنے تمام رجوع سے رضائے مولا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

لعل کی تمثیل

واقعات خواب کو حقیقت میں لانے کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے لعل کی مثال دیتے ہوئے فرمایا۔ "اس بات کے لئے کہ مضمون خواب حیز قوت سے حیز فعل میں آئے۔ بہت سی محنتیں درکار ہیں۔ خواب کے واقعات اس پانی سے مشابہ ہیں۔ جو ہزار دن من مٹی میں زمین کے رنگ میں واقعہ ہے۔ جس کے وجود میں تو کچھ شک نہیں۔ لیکن بہت سی جانکنی اور محنت چاہیئے۔ تا وہ مٹی پانی کے اوپر سے بکلی دور ہو جائے۔ اور نیچے سے پانی شیریں اور مصفا نکل آئے ہمت مردان مدد خدا۔ صدق اور وفا سے خدا کو طلب کرنا موجب فتحیابی ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر
آرے شود ولیک بخون جگر شود

بیٹے کی تمثیل

فرمایا انسان کی اصلی قوتوں اور طاقتوں میں سے کوئی بھی بری قوت نہیں۔ صرف بد استعمالی سے ایک نیک قوت بری معلوم ہونے لگتی ہے۔ اگر وہی قوت اپنے موقع پر استعمال کی جائے۔ تو وہ سراسر نفع رساں اور خیر محض ہے۔ اور حقیقت میں انسان کو جس قدر قوتیں دی گئی ہیں۔ وہ سب الٰہی قوتوں کے اظلال و آثار ہیں۔ جیسے بیٹے کی صورت میں کچھ کچھ باپ کے نقوش آجاتے ہیں۔ ایسا ہی ہماری روحوں میں اپنے رب کے نقوش اور اس کی صفات کے آثار آگئے ہیں۔ جنکو عارف لوگ خوب شناخت کرتے ہیں۔ اور جیسا بیٹا جو باپ سے نکلا ہے۔ اس سے ایک طبعی محبت رکھتا ہے۔ نہ بناوٹی اسی طرح ہم بھی جو اپنے رب سے نکلے ہیں۔ اس سے فی الحقیقت طبعی محبت رکھتے ہیں نہ بناوٹی اور اگر ہماری روحوں کو اپنے رب سے یہ طبعی و فطرتی تعلق نہ ہوتا تو پھر سالکین کو اس تک پہنچنے کے لئے کوئی صورت اور سبیل نہ تھی۔

جاہل کی خموشی کی تمثیل

ایک مخالف اسلام نے جو اپنے نام کے ساتھ ماسٹر کا لفظ لکھا کرتا تھا۔ اسلام پر یہ اعتراض کیا کہ محمد صاحبؐ کو کچھ خبر نہ تھی۔ کہ روح کیا چیز ہے۔ اور خدا نے بھی کچھ نہ بتلایا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اس وقت ماسٹر صاحب کی خوبی فہم اور جلد بازی کا تصور کر کے مجھے ایک حقیقت یاد آگئی ہے۔ کہ ایک ایسا شخص کسی شہر میں تھا۔ جو ہمیشہ چپ چاپ رہا کرتا تھا۔ آخر اس کی خاموشی سے لوگ اس وہم میں پڑ گئے۔ کہ یہ کوئی بڑا فاضل اور دانشمند ہوگا۔ اسی خیال سے ایک جماعت کثیر اس کی خدمت میں حاضر رہنے لگی ایک دن اس شخص نے اپنے دل میں سوچا۔ کہ مجھے اپنی عقلمندی ظاہر کرنے کے لئے کچھ بولنا چاہیے۔ سو جب اس نے دو چار باتیں ہی منہ سے نکالیں۔ تو تمام لوگ سمجھ گئے۔ کہ اگر اس شہر میں کوئی اور نادان بھی ہے۔ تو اس سے بڑھ کر کبھی نہ ہوگا۔ تب اس کے ارد گرد سے سب بھاگ گئے۔ اور ساری جماعت متفرق ہوگئی۔ اور وہ اکیلا رہ کر بہت دردمند ہوا۔ بڑی مصیبت سے ایک رات کاٹی۔ صبح ہوتے ہی اس شہر سے کہیں کو چلا گیا۔ اور جاتے وقت ایک دیوار پر لکھ گیا۔ کہ اگر میں پہلے اپنی شکل کو آئینہ میں دیکھ لیتا۔ تو نادانی سے اپنا پردہ فاش نہ کرتا۔

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۶۹۷ :- منکہ فضل بی بی عرف فجی (ڈبھی) بنت میاں نظام دین صاحب مرحوم قوم ککے زئی عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن کٹھہ غلام نبی ڈاکخانہ ڈیریوالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ گذشتہ سال میرے پاس مبلغ یکصد روپیہ تھا۔ ان دنوں میں نے وصیت کا ارادہ کیا مگر نام پر کر کے نہ دے سکی اور وصیت کی نیت سے مبلغ دس روپے پہلے میں نے الگ رکھ لئے چونکہ میں بوجہ نابینائی کوئی کام نہیں کر سکتی۔ ماہانہ میری کوئی آمد نہیں۔ بلکہ توکل پر گذارہ ہے۔ اس لئے آہستہ آہستہ وہ رقم خرچ ہو گئی۔ چونکہ میرا گذشتہ سال سے مصمم ارادہ تھا اور ۱/۱۰ حصہ کا روپیہ بھی اسی نیت سے مبلغ دس روپے رکھے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں اس ایک سو روپے پر وصیت کرتی ہوں اور فی الحال میری سالانہ آمد ۲۵/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں تازیست اپنی اس آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ کرتی رہوں گی۔ اللہ تعالےٰ مجھے توفیق دے۔ آمین اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد بنا لوں تو میری وفات کے بعد اس کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی۔

الامتہ :- فضل بی بی عرف فجی۔ گواہ شد:- حاجی محمد اسمٰعیل نائب صدر دار البرکات گواہ شد:- محمد حسین تحسین دار البرکات

نمبر ۹۶۹۰ :- منکہ مرزا عبد الرحمٰن ولد مرزا غلام نبی صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن پشاور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اسوقت مبلغ ۱۶۴/۴/- روپے ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور انشاء اللہ باقاعدگی سے ادا کرتا رہونگا۔ اپنی آمدنی میں کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

العبد :- مرزا عبد الرحمٰن ڈویژنل اکونٹنٹ بجلی ڈویژن پشاور صدر۔ گواہ شد:- بشارت الرحمٰن لیکچرار تعلیم الاسلام کالج قادیان۔ گواہ شد:- مرزا عبد اللہ جان۔ پی سی ایس سب جج پشاور

نمبر ۹۶۸۵ :- منکہ سعید احمد ولد چوہدری عبد الرحمٰن صاحب قوم آرائیں طالبعلم الیف اے عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار الانوار بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۹/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے -/۸۶ روپے نقد جو میرے والد صاحب کے پاس موجود ہیں اور تین روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جو آمد مجھے ہو گی۔ اس کا بھی ۱/۸ حصہ ماہوار ادا کرتا رہونگا اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

العبد :- سعید احمد دار الانوار
گواہ شد:- علی محمد اصحابی موصی
گواہ شد:- چوہدری عبد الرحمٰن والد موصی
گواہ شد:- عطا محمد صدر دار البرکات شرقی۔

ایک تجارتی رسالہ کا اجراء

دفتر تجارت تحریک جدید کی طرف سے حکومت ہند سے ایک تجارتی رسالہ شائع کرنے کی اجازت لی گئی ہے۔ جو سہ ماہی ہوگا۔ جسمیں مفید طور کار آمد مضامین شائع کئے جاوینگے۔ اس رسالہ کا سالانہ چندہ -/۱ روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔ جو احباب یہ رسالہ اپنے نام جاری کرانا چاہیں وہ ہمیں فوراً اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے نام رسالہ جاری کیا جاسکے۔ چونکہ رسالہ کاغذ کی کمی کیوجہ سے نہایت محدود تعداد میں شائع کیا جارہا ہے۔ اس لئے احباب فوری طور پر اس طرف توجہ فرمائیں۔

تاجر احباب کے لئے اشتہار دینے کا بھی موقعہ ہے۔ صرف پہلے نمبر کے لئے -/۶ روپیہ فی صفحہ اجرت رکھی گئی ہے۔ آئندہ کے لئے بعد میں اعلان کیا جائے گا۔ تاجران اپنا مسودہ اشتہار معہ پیشگی اجرت ہمیں بھجوا دیں۔ تاکہ ان کے لئے جگہ ریزرو کی جاسکے۔

(وکیل التجارت تحریک جدید)

مسلمانوں کی ترقی کی صرف ایک ہی راہ

طالب حق کو مفت تبلیغ کے لئے ایک روپیہ کے آٹھ

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن!

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

مستند حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (تقریر مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۶ء بمقام پارک دو ڈنیو دہلی اخبار الفضل ۶ نومبر ۱۹۴۶ء) "میں ابھی طالب علم تھا عبد الرحمٰن صاحب کاغانی مرحوم جنکا اخبار میں اٹھرا کی گولیوں کا اشتہار چھپا کرتا ہے۔ وہ بھی طالب علم تھے۔ وہ مجھ سے پہلے سے پڑھ رہے تھے۔ اسلئے وہ مجھ سے سنئیر تھے۔ ہم خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے طب پڑھتے تھے" پس وہی اٹھرا کی گولیاں بنام محافظ اٹھرا گولیاں عبد الرحمٰن کاغانی کے اپنے قدیمی قائم کردہ دواخانہ رحمانی میں ۱۹۱۰ء سے خالص اجزاء کے مطابق تیار کی جاتی ہیں۔ جن کے گھر یہ موذی مرض اٹھرا لاحق ہو وہ فوراً محافظ اٹھرا گولیاں منگوا کر اپنے گھر استعمال کرائیں۔ قیمت فی تولہ عہ

منیجر حکیم حاذق عبد القدیر کاغانی (سند یافتہ) پسر عبد الرحمٰن کاغانی قادیان

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

روزانہ استعمال کی چیز پائیدار اور دیدہ زیب چاہیئے

"سام" ٹارچ کی مقبولیت

صرف اسی وجہ سے ہے

Sole distributers M/S Dominion Agencies Qadian

سام روزٹ اینڈ کمپنی قادیان

رشتہ کی ضرورت

ایک معزز زمیندار خاندان کی لڑکی عمر ۲۲ سال کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے لڑکی ڈاکٹری امتحان ایم۔ ایل۔ ایس اپاس کرنے کے بعد ضلع کے صدر مقام پر زنانہ ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر ہے۔ لڑکا مخلص احمدی اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونا چاہیئے۔ قوم جٹ یا راجپوت کے لئے ترجیح ہوگی۔

(ن معرفت منیجر الفضل قادیان

اعلان نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے میرے نسبتی بھائی شیخ ظہور احمد صاحب خلف شیخ عظیم الدین صاحب سوداگر چرم حیدر آباد سندھ کا نکاح امۃ المنان بیگم صاحبہ بنت خان میر صاحب باڈی گارڈ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کیساتھ بعوض ایکہزار روپیہ حق مہر مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب و عشاء مورخہ ۲۳ کو بروز جمعہ پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت کرے آمین

خاکسار شیخ فیض اللہ کلرک دفتر محاسب

کحل الجواہر

ایک روپیہ ڈیڑھ ماشہ کحل الجواہر کی قیمت برائے آزمائش رکھی گئی ہے یہ سرمہ نہایت ہی قیمتی اجزاء و جواہرات سے تیار کیا جاتا ہے۔ خدا کے فضل سے یہ آنکھوں کی تمام تر شکایات میں روز بروز مفید ہوتا جارہا ہے۔ قیمتی اجزاء سے مرکب ہونے کے باوجود صرف خلق خدا کو فائدہ پہنچانے کے مدنظر قیمت بہت کم رکھی گئی ہے صرف ایکدفعہ آزمانا شرط ہے۔

محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار مقامی ضرورتمند اصحاب روزانہ صبح تشریف لاکر آنکھوں میں لگا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر عبد الرحیم دہلوی ممتحن چشم

الحکیم سٹریٹ قادیان

درد دنداں کی انمول دوا ہولشافی دانتوں کے درد کیلئے اکسیر

روتا آئے اور ہنستا جائے

جو اصحاب دانتوں کے شدید درد میں مبتلا ہوں۔ اور کافی دیر تک علاج کرانے کے باوجود آرام کی صورت نظر نہ آتی ہو۔ تو مقامی اصحاب کم از کم پانچ دن تک ہمارے پاس بطور آزمائش تشریف لا کر تسلی فرما سکتے ہیں۔ بعد میں ایک شیشی جسکی قیمت دو روپے ہے خرید کر خود استعمال کر سکتے اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں بیرونی اصحاب خرچ پیکنگ و ڈاک کے ذمہ وار ہوں گے۔ پہلی ہی دفعہ لگانے سے فوراً درد جاتا رہتا ہے۔

ڈاکٹر عبد الرحیم دہلوی ممتحن چشم الحکیم سٹریٹ قادیان

بے روزگار مفت طلب کریں!

ہمارے پاس تشریف لاکر عملی طور پر اپنے گھر بیٹھے ہی ہر قسم کے دیسی و انگریزی صابن گھٹیا و بڑھیا بطریق سرد و گرم سوڈا کاسٹک پرفیومری خوشبودار تیل۔ عطریات کریم فیس پوڈر وغیرہ بنانا سیکھیں۔ قواعد مفت طلب کریں نیز مشہور صنعتی رسالہ دولت کی بارش۔ منتھلی کے بہترین و مفید نمبر۔ مثلاً پرفیومری نمبر صنعت و حرفت نمبر صابون سازی نمبر۔ فینائل سازی نمبر۔ سیاہی سازی نمبر۔ پالش و وارنش نمبر۔ گھریلو دستکاری نمبر وغیرہ مفت حاصل کرنے کیلئے لٹریچر مفت منگوائیں۔ **منیجر جکھڑ سوپ فیکٹری رجسٹرڈ نمبر ۱ جکھڑ ضلع لائلپور پنجاب**

باجازت نظارت امور عامہ

جائداد کی خرید فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دار العلوم قادیان

نئی دہلی ۲۰ جنوری:- آج صبح دستور ساز اسمبلی کا اجلاس پھر منعقد ہوا۔ سب سے پہلے اسمبلی کے چیئرمین ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ایک کمیٹی کے گیارہ ممبروں کے ناموں کا اعلان کیا۔ ان میں مولانا ابوالکلام آزاد۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ سردار اجل سنگھ۔ ڈاکٹر ستیہ نارائن سنہا مسٹر کے۔ ایم منشی اور دیوان چمن لال کے نام بھی شامل تھے۔ آج پنڈت نہرو نے ریاستوں سے گفت و شنید کرنے والی کمیٹی کے اختیارات بڑھانے کے لئے ایک قرارداد پیش کرنی تھی۔ لیکن پنڈت نہرو چونکہ اسمبلی میں موجود نہ تھے۔ اس لئے یہ قرارداد پیش نہ ہو سکی۔ اور ہاؤس میں اسمبلی کے مقاصد کے متعلق پنڈت نہرو کی قرارداد پر بحث شروع ہوئی۔ جس میں مختلف ممبروں نے حصہ لیا۔ ڈاکٹر جیکار نے اپنی ترمیم کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ میرا خیال تھا۔ کہ اس قرارداد کی منظوری کو ملتوی کرنے کے متعلق میری ترمیم سے مسلم لیگ اور ریاستوں کے نمائندے اسمبلی میں شامل ہونے پر آمادہ ہو جائیں گے لیکن میرا خیال غلط نکلا ہے۔ اس لئے میں اب اپنی ترمیم پر زور دینا نہیں چاہتا۔

کراچی ۲۰ جنوری:- امریکہ سے نو ہزار سات سو ٹن گیہوں کراچی پہنچ گیا ہے۔

کولمبو ۲۰ جنوری۔ لنکا کی حکومت نے ماہ مارچ میں دہلی میں ہونے والی ایشیائی کانفرنس میں لنکا کی نمائندگی کے لئے چار وزراء کو مقرر کر دیا ہے۔

قاہرہ ۲۰ جنوری۔ وزیر اعظم مصر ایم نقراشی پاشا نے بتایا کہ سوڈان کے متعلق ابھی تک برطانوی حکومت سے بات چیت ہو رہی ہے۔ اگر یہ ناکام رہی۔ تو اس معاملہ کو اتحادی اقوام کی سیکورٹی کونسل میں پیش کیا جائے گا۔

قاہرہ ۲۰ جنوری:- کل ۱۸۹۹ء کے معاہدہ کے سلسلہ میں سارے مصر میں قومی ماتم کا دن منایا گیا۔ اس معاہدہ کی رو سے سوڈان کو مصر سے الگ کر دیا گیا تھا۔ اور سوڈان پر برطانیہ اور مصر کا مشترکہ نظم و نسق ٹھونس دیا گیا تھا۔

دہلی ۲۰ جنوری:- حکومت ہند نے

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

عارضی ٹیرف بورڈ کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ لڑائی سے پہلے کی صنعتوں کے حالات اور مطالبات کا جائزہ لینے کے بعد اپنی سفارشیں حکومت کو پیش کرے۔ کہ ان صنعتوں کی حفاظت کے لئے غیر ممالک سے آنے والے مال پر جو ڈیوٹی لگائی گئی تھی۔ کیا اب اس کی ضرورت ہے۔ یا نہیں

قاہرہ ۲۰ جنوری:- فلسطینی عربوں کی مجلس عالیہ کے چار نمائندے کل قاہرہ پہنچے۔ جہاں وہ سابق مفتی اعظم سے ملاقات کریں گے۔ یہ نمائندے فلسطینی کانفرنس میں شمولیت کے لئے بدھ کے روز قاہرہ سے لندن روانہ ہو جائیں گے۔ ان نمائندوں میں مجلس عالیہ کے وائس چیئرمین جمال حسینی بھی ہیں۔

طہران ۲۰ جنوری:- مبصرین کا خیال ہے کہ ایران کے عام انتخابات میں قوام السلطنت وزیر اعظم کی ڈیموکریٹک پارٹی کی کامیابی یقینی ہو گئی ہے۔

دہلی ۲۰ جنوری:- صوبوں اور ریاستوں کے خوراک کے افسروں کی ایک کانفرنس آج دہلی میں منعقد ہوئی۔ اس سال کے پہلے تین ماہ کے لئے مختلف صوبوں اور ریاستوں کے لئے اناج کا جو کوٹا تجویز کیا گیا تھا۔ اس پر غور و خوض کیا گیا۔ یہ خیال ظاہر کیا گیا۔ کہ گندم کی کمی تھوڑے ہی عرصہ کے لئے ہے۔ ماہ مارچ تک یہ کمی دور ہو جائے گی۔

دہلی ۲۰ جنوری:- ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ مسٹر آرتھر ہینڈرسن نائب وزیر ہند پچھلے دو تین ہفتے سے وزیر ہند کی سروسوں کو معاوضہ دینے کی سکیم پر حکومت ہند سے جو گفت و شنید کر رہے تھے۔ وہ ختم ہو گئی ہے۔ اب مسٹر ہینڈرسن برطانوی گورنمنٹ کو رپورٹ پیش کرنے کے لئے واپس برطانیہ جا رہے ہیں۔

بمبئی ۲۰ جنوری:- بمبئی شہر میں کرفیو کی میعاد میں مزید ایک ہفتہ کے لئے توسیع کر دی گئی ہے۔

پٹنہ ۲۰ جنوری:- معلوم ہوا ہے۔ کہ بہار کے فساد زدہ علاقوں میں احتیاطی اقدام کے طور پر یہ طے کیا گیا۔ مونگھیر۔ بھاگلپور اور چھپرہ کے اضلاع میں ۱۷ نئے پولیس سٹیشن قائم کئے جاویں گے۔

رنگون ۲۰ جنوری:- رنگون میں برطانوی اور برمی فوجیں تیار کھڑی ہیں۔ کیونکہ شہر میں کمیونسٹ پارٹی اور پولیس میں فساد کا خطرہ ہے۔

حیفہ ۲۰ جنوری:- شاہ عبداللہ والئی شرق اردن ترکی سے آج حیفہ پہنچے ان کے لڑکے اور اعلیٰ سرکاری افسروں نے ان کا استقبال کیا۔ گارڈ آف آنر دیکھنے کے بعد وہ کار کے ذریعہ عمان روانہ ہو گئے۔

لاہور ۲۰ جنوری:- بنولوں کے تیل پر سے کنٹرول ہٹنے کے بعد یہ تیل نہ صرف بازار میں افراط سے ملنا شروع ہو گیا ہے بلکہ بھاؤ بھی دس روپے من گر گیا ہے۔

دہلی ۲۰ جنوری:- مسٹر آرتھر ہینڈرسن نائب وزیر ہند آج وزیٹر کے طور پر آئینی اسمبلی کے اجلاس میں گئے۔ اور انہوں نے قریباً ایک گھنٹہ تک آئینی اسمبلی کی کاروائی کا ملاحظہ کیا۔

کلکتہ ۲۰ جنوری:- حکومت بنگال نے ضعیف العمر اور صاحب احتیاج ادیبوں اور مصنفوں کو پنشن دینے کی سکیم مرتب کی ہے چنانچہ صوبہ کے دو مسلمانوں اور ایک ہندو شاعر اور مصنفوں کو پچیس پچاس اور چالیس روپے کی پنشن اور چھ مہینے کے لئے دینا منظور کیا ہے۔

پیرس ۲۰ جنوری:- سائیگان ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ فرانسیسی فوجوں نے ہیو شہر کی محافظ فوج کو محاصرہ سے بچانے کے لئے ہیو پر وسیع پیمانہ پر حملہ کر دیا ہے۔

لندن ۲۰ جنوری:- جرمنی سے آمدہ سرکاری اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ روس چار بڑے اتحادی ممالک کے نائب وزراء خارجہ کی آئندہ میٹنگ میں یہ تجویز پیش کرے گا کہ بڑے اتحادی ممالک جرمنی سے اپنی فوجوں کو فوراً ہٹا لیں تاکہ جرمنی سے معاہدہ امن طے کرنے [illegible]

لکھنؤ ۲۰ جنوری:- یو۔ پی لیجسلیٹو کونسل میں شیخ مسعود الزمان (انڈیپینڈنٹ) ڈپٹی پریذیڈنٹ مقرر ہو گئے ہیں۔ انہوں نے مسلم لیگی امیدوار بیگم اعزاز رسول کو ۲۷ اور ۲۴ ووٹوں کی نسبت سے شکست دی۔

واشنگٹن ۲۰ جنوری:- امریکہ کے نئے وزیر خارجہ جنرل جارج مارشل جو اس وقت ہونولولو میں ہیں۔ آج واشنگٹن پہنچ جائیں گے۔ جہاں آپ وزیر خارجہ کے عہدہ کا حلف لیں گے۔

دہلی ۲۰ جنوری:- آج دہلی میں قبائلی علاقوں اور ان علاقوں کی چھٹی سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جن کا انتظام صوبائی حکومتوں کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ آچاریہ کرپلانی صدر کانگرس نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانوی گورنمنٹ نے اپنی حکومت کے گذشتہ دو سو سال میں ایک جیتے جاگتے ہندوستان کو ہلاک کر دیا ہے۔

نوری خیل ۱۸ جنوری۔ فقیر ایپی نے اعلان جاری کیا ہے۔ کہ قبائلیوں کو آزادی دلانے کا وعدہ کرنے والی کسی پارٹی کی طرف سے اگر کوئی دستاویز پیش کی جائے۔ تو اس پر کوئی قبائلی اپنے دستخط نہ کرے

کراچی ۲۰ جنوری:- کراچی میونسپل کارپوریشن نے آزاد ہند فوج کے فنڈ میں ۵ ہزار امداد دینے کا ریزولیوشن منظور کیا تھا حکومت سندھ نے اس ریزولیوشن کو رد کر دیا ہے۔

لاہور ۲۰ جنوری پنجاب کے نہری پٹواریوں کی ایسوسی ایشن نے گورنمنٹ کو نوٹس دے رکھا ہے۔ کہ اگر ۳۱ جنوری تک ان کے مطالبات منظور نہ کئے گئے تو وہ یکم فروری سے ہڑتال کر دیں گے۔

لاہور ۲۰ جنوری:- طلبی ضمانت کے متعلق گورنمنٹ پنجاب کے احکام کے خلاف "زمیندار" کے مولانا اختر علی اور "پرتاب" کے مسٹر کے نریندر کی اپیلوں کی سماعت آج ہائیکورٹ میں شروع ہو گئی۔ ابھی بحث جاری تھی۔ کہ سماعت کل پر ملتوی ہو گئی۔

لاہور ۲۰ جنوری۔ سونا دیسی ۱۰۴ روپے پونڈ ۷۵ روپے ۸ آنے چاندی ۱۵۵ روپے ۸ آنے امرتسر سونا دیسی ۱۰۸ روپے۔